بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوب رحمہ اللہ

مترجم

سیّد المفسرین ادیبِ اعظم

مولانا سیّد ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

سے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللہ

دعا گو

احقرالزمن سیّد ظفر حسن نقوی

مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۵ کراچی

مطبع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۵ کراچی

کتابت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سیّد شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دسمبر ۲۰۰۲ء　بار سوم

ہدیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (۲۱۰) دو سو دس روپے

ہنکائے لیے جاتا ہے اور میرے پاس گواہ ہیں اونٹ نے کہا یہ شخص بری ہے اور گواہ جھوٹے ہیں مجھے فلاں یہودی کے نے چرایا تھا۔

عروہ ابن زبیر سے مروی ہے کہ فتح خیبر میں حضرت کے حصہ میں چار ازواج بھاری اور چار ہلکی اور دس اوقیہ سونا اور چاندی اور ایک گدھا آیا۔ جب اس پر سوار ہوئے تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں اس نسل سے ہوں جن میں سے ستر گدھے مرکب انبیاء تھے ہیں اب ہماری نسل منقطع ہو گئی میرے سوا کوئی باقی نہیں اور آپ کے سوا کوئی نبی باقی نہیں رہا بشارت دی ہے آپ کی زکریا نبی نے۔ حضرت نے اسے اس کے مالک کے پاس بھیجا اس نے سر سے دروازہ کھٹکھٹایا جب اس کا مالک گھر سے نکلا تو اس نے حضرت کے سامنے لاکر اشارہ کیا کہ دعوت رسولؐ قبول کر مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ نے انتقال فرمایا تو اس نے اپنے کو ہلاک کر لیا اور اس کی قبر بنائی گئی۔

آنحضرتؐ نے یوم عرفہ خطبہ پڑھا اور لوگوں کو صدقہ کی طرف توجہ دلائی۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا اونٹ فقرا کے لیے حاضر ہے آنحضرتؐ نے اونٹ کو دیکھا اور فرمایا اسے میرے لیے خرید لو ایک رات وہ حجرۂ بنی عباس کے پاس آیا اور سلام کیا حضرت نے فرمایا۔ بارك الله فيك اس نے کہا میرا واقعہ یہ ہے کہ ایک روز میں جنگل میں چر رہا تھا درندے میری طرف آئے اور آپس میں کہنے لگے۔ یہ محمدؐ کا ناقہ ہے حضرت نے اس کے مالک کا نام پوچھا اس نے کہا غضبا پس حضرت نے اس کا وہی نام رکھ دیا۔

حضرت عمر سے مروی ہے کہ حضرت کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے حضرت سے پوچھا آپ کے بعد میں کس کے پاس جاؤں۔ فرمایا میری بیٹی فاطمہؑ کے پاس جو سوار ہو گی تجھ پر دنیا و آخرت میں۔ جب حضرت نے وفات پائی تو وہ ایک رات ان کے پاس آیا اور کہا السلام عليك يابنت رسول الله میرا دنیا چھوڑنے کا وقت قریب آگیا رسول اللہ کے بعد نہ مجھے کھانا اچھا لگتا ہے نہ پینا آنحضرتؐ کی وفات کے تین روز بعد وہ مر گیا۔

سفینہ غلام رسول سے مروی ہے کہ میں کشتی میں سفر کر رہا تھا ناگاہ کشتی ٹوٹ گئی میں ایک تختہ پر بیٹھ گیا اس نے مجھے ایک جنگل میں لا ڈالا جہاں شیر رہتا تھا میں نے اس سے کہا اے ابوالحارث میں رسول اللہ کا غلام ہوں اس نے اپنا سر جھکایا اور مجھے اشارہ کیا اپنی پشت پر سوار کرنے کا اور پھر وہ مجھے بٹھا کر ایک راستہ پر لے آیا۔

ابو ذر سے مروی ہے کہ میں بطن مر میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا ایک بھیڑیا آیا اور بکری لے گیا میں نے غل مچایا اور بکری چھین لی اس نے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا کہ میرے اور میرے رزق کے درمیان حائل ہو گیا۔ میں نے کہا اس سے زیادہ عجیب بات نہیں اس نے کہا اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ رسول اللہ حرمین کے درمیان نخلات میں لوگوں کو ماضی اور مستقبل کے درمیان بتا رہے ہیں۔ اور تم اپنی بکری کا پیچھا کر رہے ہو میں نے کہا میرا قائم مقام کون ہے کہ میری جگہ بکری کو پکڑ لے اور میں وہاں جاؤں اور حضرت پر ایمان لاؤں بھیڑیئے نے کہا میں حفاظت کروں گا پس میں مکہ آیا میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ لوگوں کے حلقہ میں ہیں اور وہ آپ کو برا بھلا کہہ رہے ہیں ناگاہ ابو طالب آ گئے ان کو دیکھ کر لوگوں نے کہا چپ رہو اس کا چچا آ گیا میں ابو طالب کے پاس گیا مجھ سے انہوں نے کہا تم کیسے آئے۔ میں نے کہا میں ان نبی سے ملنا چاہتا ہوں جو تم لوگوں میں مبعوث ہوئے ہیں پوچھا کس لیے میں نے کہا میں ان پر ایمان لاؤں گا اور ان کی تصدیق کروں گا اور ان کے حکم کی اطاعت کروں گا پس علیؑ مجھے اس گھر میں لے گئے جہاں رسولؐ تھے حضرت نے فرمایا تم

کیسے آئے میں نے کہا آپ پر ایمان لانے اور تصدیق کرنے کے لیے فرمایا کہو أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله میں نے یہ کلمات زبان پر جاری کیے حضرت نے فرمایا اب تم اپنے شہر کو جاؤ بھائی تمہارا مر گیا ہے اس کا مال اپنے قبضے میں کرو اور وہیں رہو جب تک اعلان رسالت کا حکم ہو اللہ دنیا و آخرت میں تمہاری مدد کرے گا جب میں وطن گیا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی پایا۔

ایک روایت میں ہے کہ ابوذر نے کہا میری کچھ بکریاں ہیں اور آپ کا چھوڑنا مجھ پر شاق ہے فرمایا تم ان کی حفاظت کرو سات روز ابوذر پھر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی جنگل میں نماز میں مشغول تھا بھیڑیا ایک بکری کے بچے کو اٹھا کر لے گیا ایک شیر نکلا اور اس بھیڑیے کے دو ٹکڑے کر دیئے اور بچہ کو اس سے چھڑا لیا اور مجھے ندا دی اے ابوذر اپنی نماز میں مشغول رہو اللہ نے مجھے تمہاری بکریوں کی حفاظت کے لیے معین کر دیا ہے جب تک تم نماز پڑھو۔ جب میں فارغ ہوا تو اس نے کہا محمد کے پاس جاؤ اور اس کی خبر دو۔

تفسیر امام حسن عسکری میں ہے کہ دو بھیڑیے ایک جنگل میں تھے جب کوئی چرواہا آتا تو اس کو اسلام کی ترغیب دیتے پس ایک روز حضرت کے پاس ایک چرواہا آیا اور ان بھیڑیوں کی بات بیان کی پس حضرت ایک گروہ کے ساتھ وہاں آئے اور ان سے کہا تم مجھے بیچ میں لے لو تاکہ بھیڑیئے مجھے دیکھے نہیں پھر چرواہے سے کہا تم کہو محمد بلاتے ہیں دونوں بھیڑیئے تلاش کرتے آئے اور مجمع کے بیچ میں داخل ہوگئے اور آنحضرتؐ کے پاس آکر کہا السلام عليك يارسول رب العالمين وسيد الخلق أجمعين اور دونوں نے اپنے رخسارے خاک پر رکھ دیئے اور حضرت کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرنے لگے پھر حضرت نے فرمایا اب علی کو حلقہ میں لے لو اور آپ نے فرمایا اے بھیڑیو علی کو بتاؤ وہ لوگوں کے چہرے اور قدم دیکھتے حضرت علی کے پاس پہنچے اور خاک پر لوٹنے لگے اور اپنا منہ علیؑ کے قدموں پر رکھ کر کہنے لگے السلام عليك ياحليف الندى ومعدن النهى ومحل الحجى وعالماً بما في الصحف الاولى ووصي المصطفى۔ اس چرواہے کا نام عمیر الطائیؓ تھا وہ فخریہ کہا کرتا تھا میں وہ ہوں کہ بھیڑیئے نے کلام کیا۔

مشرکین کی ایک عورت حضرت کی طرف سے گزری جس کو حضرت سے سخت عداوت تھی اس کی گود میں دو ماہ کا بچہ تھا اس نے کہا السلام عليك يارسول الله محمد بن عبد الله ۔ ماں کو بچہ کا یہ کلام بُرا ہوا حضرت نے بچے سے کہا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ میں رسولؐ ہوں اس نے کہا مجھے رب العالمین اور روح الامین نے بتایا ہے پوچھا روح الامین کون ہے جبرئیل امین اور وہ آپ کے پاس کھڑے آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ حضرت نے پوچھا تیرا نام کیا ہے اس نے کہا عبدالعزیٰ مگر میں اس عزیٰ سے بیزار ہوں پھر ایک چیخ ماری اور مر گیا۔

شمر بن عطیہ حضرت کے پاس ایک لڑکے کو لایا جو گونگا تھا۔ حضرت کو دیکھ کر کہنے لگا۔ أنت رسول الله

عمرو بن المنتشر نے حضرت سے درخواست کی کہ ایک سانپ کے دفع کرنے کے لیے آپ وہاں تشریف لایئے، اژدہا اونٹ کی طرح بلبلاتا ہے اور بیل کی طرح ڈکارتا، حضرت کو دیکھتے ہی کھڑا ہوا اور سلام کیا اور چلا گیا۔

آب وطعام کی زیادتی

جنگ تبوک میں مسلمانوں پر بھوک کا غلبہ ہوا لوگوں نے کہا اگر آپ اجازت دیں تو ہم اونٹ نحر کر دیں۔ فرمایا فرش بچھاؤ پھر آپ نے دعا فرمائی ایک شخص مٹھی بھر کھجوریں لایا دوسرا کچھ اور لایا تیسرا مٹھی بھر دوسری غذا لایا اور یہ سب چیزیں فرش پر رکھ دیں۔ پھر حضرت نے دعا کی فرمایا اپنے اپنے برتن بھر لو پس لشکر کا کوئی آدمی ایسا باقی نہ رہا جس نے اپنا برتن پُر نہ کر لیا اور ہر ایک نے شکم سیر ہو کر کھا لیا حضرت نے فرمایا کہو اشهد ان لا إله إلا الله و اشهد أن محمداً رسول الله پھر فرمایا جو یہ کلمہ زبان پر جاری کرے آتش دوزخ اس پر حرام ہے عمرہ بنت رواحہ چند خرمے روز جنگ خندق لائی۔ حضرت نے فرمایا ان کو میرے ہاتھ پر رکھ پھر ان کو آپ نے دسترخوان پر رکھا پس تین ہزار آدمیوں نے ان کو کھایا۔

جابر انصاری سے مروی ہے کہ خندق کی کھدائی کے وقت میں نے آنحضرتؐ پر ضعف کا غلبہ دیکھا میں نے ایک بھیڑ کا بچہ اور ایک صاع آٹا پکایا اور حضرت سے کھانے کی درخواست کی حضرت نے فرمایا ابھی ہانڈی نہ اتارو اور تنور ٹھنڈا نہ کرو پھر آپ نے تمام مسلمانوں سے فرمایا اٹھو اور جابر کے گھر چلو سات سو آدمی آگئے بعض روایتوں میں آٹھ سو اور بعض میں ایک ہزار ہے بیٹھنے کی جگہ بھی تنگ تھی حضرت کی دعا سے کشادہ ہو گئی سب نے سیر ہو کر کھا لیا اور ہانڈی بدستور بھری رہی اور روٹیاں بھی جوں کی توں رہیں۔

انس سے مروی ہے کہ ابوطلحہ نے جب حضرت پر بھوک کا غلبہ دیکھا مجھے آپ کے پاس بھیجا حضرت نے مجھے دیکھ کر فرمایا ابوطلحہ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں حضرت کے پاس اس وقت جو لوگ تھے ان سب کو لے کر چلے ابوطلحہ نے کہا اے ام سلیم آنحضرتؐ تو بہت سے لوگوں کو لا رہے ہیں ہمارے پاس ان سب کے لیے کھانا کہاں حضرت نے فرمایا اے ام سلیم جو کچھ تیرے پاس ہے لے آ وہ جو کی چند روٹیاں لے آئیں اور روغن کے برتن سے تھوڑا سا روغن نکالا حضرت نے اس کو لے لیا اور ثرید پر (کھانا) اپنا ہاتھ رکھا اور دس دس کو بلا کر کھلانا شروع کیا یہاں تک کہ اسی آدمیوں نے شکم سیر ہو کر کھا لیا۔

ابوہریرہ اصحاب صفہ میں تھے ان کے پاس ایک کاسہ میں غذا تھی آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈالا ان سب نے شکم سیر ہو کر کھا لیا اور وہ بدستور بھرا رہا۔

اُم شریک نے روغن کا ایک کُپا حضرت کو ہدیہ بھیجا حضرت نے خادم کو حکم دیا کہ وہ اسے خالی کر دے اور خالی ظرف اسے واپس کر دے ام شریک نے دیکھا کہ وہ بدستور بھرا ہوا ہے۔ ایک مدت تک وہ روغن اس میں سے نکالتی رہی مگر وہ خالی ہوتا ہی نہ تھا حضرت نے ایک بڑھیا کو ایک پیالہ دیا جس میں شہد تھا وہ روز کھاتی تھی مگر کم نہ ہوتا تھا ایک دن اس نے پیالہ کا شہد دوسرے برتن میں اُوٹ